ٹوکیو میں پریس کانفرنس

آج اسی ہوٹل Continental میں پروگرام کے مطابق ایک پریس کانفرنس کا انعقاد تھا۔ جس میں پریس کے نمائندوں کے علاوہ بعض دیگر جاپانی مہمان بھی شامل تھے۔ مہمانوں کی کل تعداد 64 تھی جن میں Yomiuri اخبار اور Chugai Nippo اخبار کے تین جرنلسٹس کے علاوہ دو ممبران پارلیمنٹ، سات مختلف اداروں کے پریذیڈنٹس، Shinto Temple کے ہیڈ، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دیگر مہمان شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ امجد عارف صاحب نے کی اور فرحان ملک صاحب نے اس کا جاپانی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم عمر احمد ڈار نے ایک تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم حزقیل احمد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کے تعارف کے حوالہ سے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

آج اس پریس کانفرنس کے پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں میں جاپان کے ایک سب سے سینئر پارلیمینٹیرین Dr. Jimi Shozaburo بھی شامل تھے۔ موصوف 38 سال تک جاپان کے ممبر پارلیمنٹ رہے ہیں اور وزیر خزانہ اور وزیر پوسٹل سروسز بھی رہے ہیں۔ موصوف حضور انور کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: آج حضور انور کے ساتھ بیٹھنا میرے لئے بہت عزت، وقار اور غیر معمولی اعزاز کا باعث ہے اور میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ آج حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں۔

موصوف نے کہا: جاپان میں آنے والے زلزلہ اور سونامی کے بعد جب میں دورہ کرتے ہوئے اچانک ایک سکول میں گیا تو وہاں جماعت احمدیہ ہیومینٹی فرسٹ کا کیمپ لگا ہوا دیکھا اور دیکھا کہ یہ لوگ سب سے پہلے خدمت کے لئے پہنچے، ان کا جذبہ قابل قدر تھا اور جوش اور ولولہ تھا۔ آج میں حضور انور کی خدمت میں خاص طور پر شکریہ ادا کرنے آیا ہوں کہ جماعت احمدیہ نے اس مصیبت کی گھڑی میں ہماری بہت خدمت کی ہے۔

موصوف نے کہا کہ جب میں نے حضور انور کے یورپین پارلیمنٹ اور کیپیٹل ہل میں خطابات پڑھے تو مجھے حضور انور کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ اس لئے حضور انور کو ایئرپورٹ پر پروٹوکول دینے کے لئے میں نے بھی اپنی حقیر سی کوشش کی۔ چونکہ میں حکومت میں مختلف وزارتوں میں رہا ہوں اس لئے مجھے علم تھا کہ اہم شخصیات کو کس طرح پروٹوکول دیا جاتا ہے۔

موصوف نے کہا کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد 1951ء میں سان فرانسسکو (امریکہ) میں ایک معاہدہ ہوا تھا جس میں جاپان پر بعض سخت پابندیاں لگائی جارہی تھیں۔ تو اس وقت پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جاپان کے حق میں ایک زبردست تاریخی تقریر کی تھی اور کہا تھا کہ معاہدہ اور پابندیاں جاپان کے ساتھ عدل اور انصاف کی بنیاد پر ہونی چاہئیں، انتقام کی بنیاد پر نہیں ہونی چاہئیں اور آپ نے یہ بھی کہا تھا کہ مستقبل میں جاپان ساری دنیا میں معاشی لحاظ سے اور امن کے لحاظ سے ایک اہم کردار ادا کرنے والا ملک ہوگا۔ چنانچہ آپ نے جاپان کی آزادی میں اور جاپان کے آگے بڑھنے میں بہت عظیم الشان خدمت سرانجام دی۔

موصوف نے کہا میں آج جاپان کے ایک وزیر کی حیثیت سے آپ سب کا شکرگزار ہوں کہ وہ جماعت احمدیہ کے ایک مخلص ممبر تھے اور انہوں نے جماعت کی حمایت میں بہت کام کیا۔

موصوف نے اپنے ایڈریس کے آخر پر پھر کہا کہ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جاپان میں حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے، حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

بعد ازاں جرنلسٹس کی طرف سے سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔

☆......جرنلسٹ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام کے حوالہ سے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: بائبل جو Old Testament اور New Testament کا مجموعہ ہے۔ اسے ہم عیسائیوں کی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ عیسائیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک نبی سے بڑھ کر خدا کا مقام دیا جاتا ہے اور اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک نبی تسلیم کرتا ہے۔ جس طرح دنیا کی باقی اقوام میں انبیاء آئے، اسی طرح حضرت عیسیٰؑ بھی آئے۔ یہ فرق ہے دونوں مذاہب کی تعلیمات کا۔ ہم عیسیٰؑ کو وہ مقام دیتے ہیں جو ایک انسان کو دینا چاہئے اور خدا کے پیارے کو دینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: باوجود اس اختلاف کے ہم دنیا میں حضرت عیسیٰؑ کے اصل مقام کو بیان کرتے ہیں۔ اس کے باوجود عیسائیت کے ساتھ مسلمانوں کی وہ مخالفت نہیں ہے جو کسی زمانہ میں ہوا کرتی تھی۔ اب تو عیسائیت میں بھی بہت سے فرقے ایسے ہیں جنہوں نے اس بات کو Realise کر لیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا مقام خدا کا مقام نہیں ہے۔

☆......حضور انور نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بائبل کی رُو سے وہ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ جو بارہ (12) قبائل تھے ان کی اصلاح کے لئے آنے کا ذکر بائبل میں ہے۔ بلکہ حضرت عیسیٰؑ خود تسلیم کرتے ہیں کہ میں بارہ قبائل کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ تو یہ عقیدہ کہ وہ خدا ہیں بائبل کی رُو سے ہی باطل ہو جاتا ہے۔ اگر آپ غور سے بائبل پڑھیں تو آپ کو علم ہو جائے گا کہ وہ بارہ قبائل کے لئے آئے تھے۔ اس لئے خدا نہیں تھے۔

☆......اس سوال کے جواب میں کہ مسلمان اور عیسائی وغیرہ کس طرح باہم اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہ بڑی اچھی بات ہے قرآن کریم نے اس بارہ میں لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "تو کہہ دے اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی چیز کو اس کا شریک ٹھہرائیں گے اور ہم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اللہ کے سوا رب نہیں بنائے گا"۔
(آل عمران: 65)

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک مانتا ہے کہ اس کائنات کا ایک خدا ہے جو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ پس مقاصد کے حصول کے لئے ایک خدا پر سب مذاہب کو اکٹھا ہو جانا چاہئے اور باقی سب مذہبی اختلافات کو ختم کر دینا چاہئے۔ مذہب کا معاملہ دل کے ساتھ ہے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ دین میں کوئی جبر نہیں ہر ایک دین کے معاملہ میں، مذہب کے معاملہ میں آزاد ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جب تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں تو پھر تمام مذاہب کو اس بات پر جمع ہو جانا چاہئے کہ ایک خدا کی عبادت کریں اور جو اس کی مخلوق ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئے۔

حضور انور نے فرمایا: بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے بھی تجویز مختلف مواقع پر پیش کی۔ ملکہ وکٹوریہ کی جون 1897ء میں گولڈن جوبلی کے موقع پر آپ نے "تحفہ قیصریہ" کے نام سے ایک کتاب تصنیف کر کے ملکہ وکٹوریہ کو بھجوائی۔ اس کتاب میں آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا اظہار اور ان اصولوں کا ذکر فرمایا ہے جو امن عالم اور اخوت و محبت کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ آپ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ہمیں ایک دوسرے کے مذاہب کا احترام کرنا چاہئے بجائے اس کے کہ ایک دوسرے کے مذہب پر اعتراض کیا جائے۔ یہ پابندی لگا دی جائے کہ کوئی ایک دوسرے کے مذہب پر اعتراض نہ کرے تاکہ باہمی بھائی چارہ اور اخوت و محبت اور رواداری قائم ہو۔ ہر ایک کو یہ حق ہونا چاہئے کہ اپنے مذہب کی تبلیغ آزادی سے کر سکے۔ جو چاہے قبول کرے اور جو چاہے قبول نہ کرے۔

حضور انور نے فرمایا: آج جماعت احمدیہ دنیا میں امن کے قیام کے حوالہ سے کوشاں ہے اور ہر طرف یہی پیغام پہنچا رہی ہے۔

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بتایا ہے کہ دنیا کی ہر قوم کی طرف نبی آئے۔ کچھ کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور کچھ کا ذکر بائبل میں ہے۔ مجموعی طور پر ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد کا ذکر ملتا ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں نبی بھیجا۔ ہم حضرت بدھؑ کو خدا تعالیٰ کا نبی مانتے ہیں۔ ان کا مقام ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی بھی نبی کا ہے۔

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا 'اللہ' کا لفظ اسلام میں صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہی استعمال ہوا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا نام ہے جس میں اس کی ساری صفات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار لامحدود صفات ہیں۔ ہمیں صرف 99 صفات کا علم ہے یا بعض جگہ 104 بھی بیان ہوئی ہیں۔ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے جو بھی کام یا تغیرات ہو رہے ہیں یا ہو سکتے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کے تحت ہیں۔ اس لئے توحید میں، خدا تعالیٰ کی وحدانیت میں اور خدا تعالیٰ کی صفات میں آپس میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی جو قرآن کریم کی تلاوت کی گئی ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کی صفات رحمٰن، رحیم، غیب و حاضر کا جاننے والا، ملک، قدوس، سلام، مومن، خالق، الباری اور مصور وغیرہ بیان کی گئی ہیں۔ اگر توحید اور صفات میں کسی قسم کا ٹکراؤ ہوتا تو خدا تعالیٰ خود اپنی ان صفات کو قرآن کریم میں بیان نہ کرتا۔

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا قرآن کریم آخری اور کامل شریعت ہے۔ کامل شریعت وہ ہوتی ہے جس میں ہر قسم کی خوبی پائی جاتی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم میں تمام ضروری باتوں کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس سے زائد مقامی رسم و رواج ہیں۔ اگر ان رسم و رواج کا اسلامی تعلیم سے ٹکراؤ نہیں تو پھر ان کے اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ مسلمان بنانے کے لئے تم ایسی ایسی باتیں اپنا لو جو اسلام کی تعلیم سے ٹکراتی ہوں اور اسلام ان کی اجازت نہ دیتا ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام تو یہ کہتا ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو، بیوی خاوند

کے حقوق ادا کرے اور خاوند بیوی کے حقوق ادا کرے، بچوں کے حقوق ادا کرو، مالی معاملات میں، لین دین میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو اور انصاف اور عدل قائم کرو۔اس طرح انصاف قائم کرو کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف کرنے سے نہ روکے۔حق بات کہو، سچائی پر قائم ہو جاؤ اور اس طرح قائم ہو کہ اگر اپنے خلاف، اپنے پیاروں کے خلاف گواہی دینی پڑے تو دو۔

پس اصل یہ ہے کہ خدا کا حق ادا کرو اور اس کے بندوں کا حق ادا کرو۔پس اس کے اندر رہتے ہوئے اگر معاشرہ کی، ہر قوم کی روایات کا خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر، اس کی دی ہوئی تعلیم پر اثر نہیں پڑتا تو پھر ان کو اپنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جاپانی قوم کے بعض اخلاق بہت اعلیٰ ہیں اور عین اسلام کے مطابق ہیں۔مسلمان جو تبلیغ کر رہا ہے پیغام پہنچا رہا ہے اسے بھی یہ اچھے اخلاق اپنانے چاہئیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر اچھی چیز کو اپناؤ۔ ہر اچھی چیز تمہاری کھوئی ہوئی میراث ہے۔ اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

☆......جرنلسٹ کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ اس بارہ میں مَیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ کہ اُس کلمہ پر اکٹھے ہو جائیں جو ہم سب کے درمیان مشترک ہے کہ ایک ہی خدا کی عبادت کریں۔ہم سب خدا کی مخلوق ہیں۔مخلوق ہونے کے ناطے ہم سب کو اکٹھے ہو جانا چاہئے اور ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ہم سب ایک ہی خدا کے ماننے والے ہیں۔

☆......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ بائبل کہتی ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہ دوسرے کے لئے بھی پسند کرو۔اس سے باہمی تعلقات کا ایک بہت اچھا اصول نکل سکتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: اسلام میں بھی یہی اصول ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرو وہی دوسرے کے لئے پسند کرو۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ دوسرے کا درد تم اسی طرح محسوس کرو جس طرح اپنا درد محسوس کرتے ہو تو تبھی تم دوسروں کے حقوق ادا کر سکتے ہو اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اسلام کے اسی اصول کے تحت ہم تبلیغ کا کام کرتے ہیں۔ہم اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں کہ ہمیں خدا کا قرب حاصل ہو جائے اور ہم مخلوق خدا کے حقوق ادا کرنے والے ہوں تو یہی تعلیمات اور پیغام ہم دوسروں کے لئے پسند کرتے ہیں اور انہیں پہنچاتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ جو ہمارا نعرہ ہے کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' یہ انہی باتوں اور تعلیمات کا خلاصہ ہے۔

☆......ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں مذہب اور سائنس کے آپس کے تعلق کے بارہ میں جاننا چاہتا ہوں اور پھر خواتین کی صلاحیتوں کو زیادہ پھیلانے کے بارہ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔موصوف نے عرض کیا کہ پاکستان سے ایک بچی تین سال کی عمر میں ہجرت کرکے امریکہ آئی اور پھر اس نے امریکہ میں پی ایچ ڈی کی، ایک انسٹیٹیوٹ کی ہیڈ بھی رہی اور ایک دفاعی عہدہ پر بھی فائز رہی۔میرا خیال ہے کہ پاکستان میں خواتین میں بہت زیادہ Talent موجود ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔ ہماری کائنات، زمین کی بناوٹ اور انسانی پیدائش کے عمل سے لے کر بگ بینگ اور بلیک ہول اور کائنات کے حوالہ سے دوسری سب چیزوں کا ذکر اور راہنمائی اس میں موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے سب سے بڑے سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جو نوبیل انعام یافتہ تھے وہ اپنی تحقیق اور ریسرچ میں قرآن کریم سے مدد لیتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ قرآن کریم میں سات سو آیات ہیں جو سائنس کی طرف راہنمائی کرتی ہیں۔ ہمارے نزدیک سائنس اور مذہب میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

باقی جہاں تک خواتین کے تعلیم حاصل کرنے اور ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا تعلق ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہر مرد اور عورت پر تعلیم حاصل کرنا فرض ہے۔آپؐ نے یہاں تک فرمایا کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی بہترین تربیت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سوئٹزرلینڈ میں انڈر گراؤنڈ جو بگ بینگ (Big Bang) پر کام ہو رہا ہے جو سائنٹسٹ کی ٹیم اس پر کام کر رہی ہے اس میں ایک احمدی لڑکی بھی شامل ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم حاصل کرنے میں ہماری احمدی لڑکیاں، لڑکوں سے آگے ہیں۔ جو اچھے اور ذہین طلباء ہوتے ہیں لیکن مزید تعلیم کے حصول کے لئے ان کی مالی استطاعت نہیں ہوتی تو جماعت وظائف دے کر بھی ایسے بچوں کو پڑھاتی ہے۔ افریقہ میں ہم بلاتمیز مذہب اور رنگ و نسل ہر ایک کو تعلیم کی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اس بات کے قائل ہیں کہ تعلیم حاصل کرو، تحقیق کرو، ریسرچ کرو اور آگے پڑھنے کی کوشش کرو۔

حضور انور نے ریسرچ کے حوالہ سے فرمایا کہ اگر تم Clcning کر کے خدا تعالیٰ کی مخلوق میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرو گے اور کچھ کر بھی لو گے تو اس کا نتیجہ خطرناک ہوگا اور تباہی پر منتج ہوگا اور پھر آخرت میں بھی سزا ملے گی کیونکہ تم خدا کی مخلوق کو تبدیل کر رہے ہو جس کی تمہیں اجازت نہیں دی گئی۔حضور انور نے فرمایا اگر انسانوں میں کلوننگ کر کے کوشش کی تو پھر ایسا خطرناک فساد پیدا ہوگا جو انتہائی خوفناک تباہی پر منتج ہوگا۔

☆......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یورپین ممالک میں سائنس کا کوٹہ 30 فیصد مقرر کیا گیا ہے۔لیکن ان ممالک میں ایسا نہیں ہو رہا۔ جاپان میں بھی ایسا نہیں ہے۔تو کیا اسلامی ملکوں کے بارہ میں کوئی Data آپ کے پاس ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلامی ممالک کا Data تو میرے پاس نہیں ہے۔اگر ترقی یافتہ ممالک میں اس بارہ میں شکوہ ہے تو پھر تیسری دنیا کے ممالک سے کیا شکوہ ہو سکتا ہے؟ ان میں تو مرد بھی اتنے پڑھے لکھے نہیں ہیں تو عورتوں کے بارہ میں کیا بات ہو سکتی ہے۔ وہ بھی مردوں کی طرح ہی ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کے بارہ میں مَیں جانتا ہوں کہ خدا کے فضل سے لڑکیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں اور غیروں کو بھی توجہ دلاتے ہیں کہ تعلیم حاصل کریں اور ہم غیروں کی مدد بھی کرتے ہیں۔

☆......ایک مہمان نے سوال کیا کہ پاکستان میں احمدیوں پر کیوں ظلم ہو رہا ہے؟

حضور انور نے اس سوال کا تفصیلی جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب مسلمان عملی طور پر اپنی تعلیم کو بھول چکے ہوں گے۔قرآن کریم تو موجود ہوگا لیکن اس پر عمل نہیں ہوگا اور ایک اندھیرا زمانہ ہوگا۔علماء ایسے ہوں گے جو غلط رہنمائی کریں گے۔ وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔تو اس زمانہ میں، چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ ایک مصلح کو مبعوث کرے گا اور وہ مسیح اور مہدی ہوگا اور اسلام کی حقیقی تعلیم کو اور قرآن کریم کی تعلیم کو آگے بڑھائے گا۔

ہم یہ مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والا مسیح اور مہدی آگیا ہے اور ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں۔لیکن اِن مخالف علماء نے اسے رڈ کیا اور یہ اس انتظار میں ہیں کہ آنے والا مسیح آسمان سے آئے گا۔اب یہ علماء، عوام کی غلط رہنمائی کر رہے ہیں تا کہ ان کا سٹیج قائم رہے۔اور مسلمانوں کی اکثریت ان کے پیچھے چل رہی ہے۔اگر علماء کو ایک طرف کر دیا جائے اور حکومتیں عقل کریں تو عوام جلد اس بات کو سمجھ جائے گی کہ صحیح کون ہے اور ہدایت پر کون ہے اور علماء کا کردار غلط ہے۔تو یہ وہ وجہ ہے کہ آنے والے مسیحؑ اور مہدیؑ کو ماننے کی وجہ سے ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔تو یہ آپ کے سوال کا مختصر جواب ہے۔

☆......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مذہب کا معاملہ دل سے ہے۔مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ہر ملک کا شہری کوئی بھی مذہب اختیار کر سکتا ہے۔ مذہب کے بارہ میں کوئی سختی نہیں ہونی چاہئے۔تبلیغ کرنے کا حکم ہے۔ پیغام پہنچانے کا حکم ہے وہ پہنچایا جائے۔ ہر مذہب کو اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے اور پیغام پہنچانے کا حق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: سب سے پہلی حکومت مدینہ میں قائم ہوئی۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اختیارات دیے گئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے فیصلے اسلامی تعلیم کے مطابق ہوں گے۔ یہودیوں کے فیصلے یہود کی شریعت کے مطابق ہوں گے اور جو دوسرے قبائل ہیں ان کے فیصلے ان کے رواج اور دستور کے مطابق ہوں گے۔حضور انور نے فرمایا پس ملکی قانون تو ایسے ہونے چاہئیں جو ہر شخص کو، ایک شہری کے حقوق دلوائیں اور ہر شہری کو اس کا حق ملے۔حکومت کا کام ہر شہری کو اس کا حق دینا ہے نہ کہ اس کے مذہب کے فیصلے کرنا۔

جاپان میں بدھ مذہب کے لوگ ہیں۔ ہندو ہیں، عیسائی ہیں اور دوسرے مذاہب کے لوگ ہیں۔ ہر ایک کو ان کے شہری حقوق ملنے چاہیں۔ اگر شہری حقوق نہیں ملیں گے تو فساد پیدا ہوگا۔ پس مذہب کی آزادی ہونی چاہیے۔قرآن کریم کسی کے مذہب میں دخل اندازی سے منع کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مسلمان ملکوں میں اسلامی شریعت کے مطابق قوانین بنا سکتے ہیں لیکن یہ نہیں کر سکتے کہ ہر شہری ان کا مذہب قبول کر کے ان کی پابندی کرے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض عائلی قوانین جو قرآن کریم میں ہیں اگر مسلمان ملک ان پر عمل کروانے کے لئے اپنے قانون کا حصہ بنا لیتے ہیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن کسی مسلمان ملک کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جبر کر کے اپنے شہریوں کو ان کے حقوق سے محروم کیا جائے۔ یہ غلط ہے۔

حضور انور نے فرمایا: UNO کے تحت ہیومن رائٹس کے چارٹر میں تمام ممالک شامل ہیں۔ اس کے مطابق ہر ملک میں ہر شہری کے حقوق ہیں اور ہر ملک میں اس چارٹر پر عمل ہونا چاہئے اور ہر شہری کو اس کے حقوق ملنے چاہیں۔ جو حقوق ہر شہری کے جاپان اور امریکہ میں ہیں، وہی حقوق ہر شہری کے اسلامی ممالک میں ہیں۔قرآن کریم کا یہ حکم

کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ پس انصاف کرو اور عدل سے کام لو۔

حضور انور نے فرمایا: پس قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ضروری ہے کہ انصاف اور عدل کے ساتھ ہر شہری کو اس کا حق دیا جائے اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ ہمسائیگی کا بھی حق ادا کرو، چالیس گھروں تک تو ہمسایہ کے حق کی ادائیگی ہے۔ لیکن صرف یہی نہیں آگے بڑھتے جائیں تو ہمسایہ قوموں کے حق بھی ادا ہونے چاہئیں۔ اگر ایسا ہو جائے اور ہمسایہ اقوام کے حقوق ادا ہونے لگیں تو پھر کہیں بھی کوئی خرابی نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ ہمسایہ کے حقوق کے حوالہ سے اس قدر تاکید کی گئی ہے کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں اسے وارث ہی نہ بنا دیا جائے۔ پس اسلام تو حقوق دلواتا ہے نہ کہ غصب کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر انتہاپرست، اسلام کے نام پر دہشتگردی کر رہے ہیں تو وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ وہ ایسا اپنے ذاتی مفاد کے لئے کر رہے ہیں نہ کہ اسلام کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے ایسا کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا میں اس بات کو ہر جگہ دہراتا ہوں کہ جو شدّت پسند القاعدہ، طالبان وغیرہ تنظیمیں ہیں وہ اسلام کے نام پر یہ حرکتیں کر رہی ہیں۔ ان کے یہ عمل اسلام کی تعلیم کے بالکل خلاف ہیں بلکہ یہ اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

پریس کانفرنس کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

بعد ازاں مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور حضور انور نے ازراہ شفقت ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ پونے نو بجے یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازوں کے لئے حاصل کیے گئے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔